خواجہ دکھو بنات فروش وکیل عروس ہوکر مع گواہ محفل میں رونق افروز ہوئے۔
خانِ دَوراں نواب ذوالقدر نے خواجہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"ہمیں آج معلوم ہوا کہ آپ بنات فروش ہیں"

اہل بزم اس لطیفہ سے نہایت محظوظ ہوئے چونکہ بنات بمعنی پارچہ ریشم اور "بنت" کی جمع بھی ہے۔

لطیفہ دیگر۔ مولوی شاہ علی صاحب خانِ دَوراں نواب ذوالقدر کی خدمت میں حاضر ہیں مخصوص احباب کا مجمع ہے۔ شاہ علی صاحب نے نواب صاحب سے کہا کہ ہم غیروں کے لیے صرف "دنیا" کی دعا کرتے ہیں اور آپ کے لیے "دین و دُنیا" دونوں کی دینی دعا کا محل مسجد ہے اور دنیوی دعا کا مقام بیت الخلا کہ مقام قضائے حاجت ہے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ آپ مسجد میں کتنی مرتبہ تشریف لے جاتے ہیں؟

شاہ صاحب نے کہا' پانچ وقت!

نوابصاحب۔ اور بیت الخلا میں کتنی مرتبہ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

خاص ربط و ضبط تھا چنانچہ موصوف نے لکھا ہے شاہ صاحب کی سی شان جبروتی وجاہت ظاہری اور اقبال کسی اولیٰ میں اس مرتبہ کا نہیں دیکھا جس مجلس میں خواہ امیر ہو یا غریب۔ شاہ صاحب موصوف جاتے میر مجلس ہوتے تھے۔۔ شاہ صاحب کو ذوق شاعری بھی تھا۔ سالک تخلص کرتے تھے۔ یہ دو شعر آپ ہی کے طبعزاد ہیں سہ نشاپر دازدہ غم شب کہ سیر آب بود ؛ بادبان کشتی ما چادر مہتاب بود

ولہ

صرف راہِ دو ستیہا شد دلِ پر درد ما ؛ میچکد خون محبت گرفتاری گرد ما ؛ ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۱۶۰ روز جمعہ قبل مغرب کو انتقال کیا۔ گل عنا منظفر

شاہ صاحب۔ ایک یا دو مرتبہ!

نواب صاحب نے فرمایا کہ

میں جناب الٰہی میں دعا کرتا ہوں کہ حضرت کو اسہال ہوں کہ بار بار بیت الخلاء جائیں اور دنیا کی دعا بھی بہت کریں۔ شاہ صاحب پر قہقہہ پڑا اور حاضرین خوشوقت ہوئے۔

تاریخ گوئی | خانِ دوراں نواب ذوالقدر کو تاریخ گوئی میں بھی کمال حاصل تھا عبدالوہاب دولت آبادی نے بزبانی علامہ آزاد بلگرامی ایک واقعہ اپنے تذکرۂ بےنظیر میں نقل کیا ہے۔ جس سے تاریخ گوئی کے علاوہ خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے صفائے ذہن اور ذکاوت طبع پر بھی خاص روشنی پڑتی ہے۔ اقتباس ترجمہ ملاحظہ ہو۔

آزاد بلگرامی کا بیان ہے کہ ان کے زمانۂ قیام سندھ میں ایک شخص نے ایک شادی کی تاریخ "مبارک باشد و باشد مبارک" کہی۔ موصوف جب سندھ سے ہندوستان آئے اور ۱۱۵۱ھ میں بغرض حج سورت پہنچے۔ محمد حسین بیخود سے ملاقات ہوئی بسبیل تذکرہ معلوم ہوا کہ بیخود نے بھی ایک شادی کی تقریب میں یہی مصرع مادہ تاریخ میں کہا تھا۔ حج سے واپس ہونے کے بعد جب وارد دکن ہوئے اور اورنگ آباد پہنچے۔ خانِ دوراں نواب ذوالقدر کے یہاں ایک شب محفل مشاعرہ تھی۔ خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے ایک تولد کی تاریخ سنائی کہ اس کا مصرعہ تاریخی

بھی "مبارک باشد و باشد مبارک" تھا۔ فرمایا۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ایک ہی مصرع کا تین شاعروں میں توارد ہوگیا۔ باوجودیکہ ایک دوسرے سے نہایت دور دست (یعنی ایک سندھ میں دوسرا گجرات میں، تیسرا دکن میں) تھے مگر مولود کا نام مبارک علی ہونے کی وجہ خانِ دوراں نواب ذوالقدر کی تاریخ میں زیادہ لطف پیدا ہوگیا ہے۔ سنہ ۱۱۲۶ھ میں وزارت خاں اورنگ آبادی دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے تو بعض احباب کی فرمائش پر حسبِ ذیل چاروں مصرع خانِ دوراں نواب ذوالقدر نے تاریخی فرمائے۔

شد بحکم تو بزم نورانی   بامصابیح فضل یزدانی
از برائے صلاح خلق اللہ   باز رونق[1] گرفت دیوانی

شاعری و بزم افروزی خانِ دوراں نواب ذوالقدر دہلی کی بزم آرائیوں، شعراء کی محفلوں کا لطف اُٹھائے ہوئے تھے۔ خود کو بھی شاعری سے خاص ذوق تھا اردو و فارسی زبان میں نہایت خوب شعر فرماتے۔ بنا بریں مہینہ میں دو یا تین مرتبہ باغِ دلکشا میں مجلس منعقد ہوتی۔ شعراء، علماء، اور خاص احباب مدعو ہوا کرتے علمی مذاکرہ اور شعر و سخن کا چرچا رہا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ خاص احباب کی مجلس منعقد تھی۔ علامہ آزاد بلگرامی نے خواجہ حافظ شیرازی کی مشہور غزل

---

[1] مصرع آخر میں ایک عدد زیادہ ہے۔ مظفر

کا مطلع

صبا بلطف بگو آں غزال رعنا را
کہ سر بکوہ و بیاباں تو دادۂ مارا

طرح کیا اور خود فرمایا

صبا پیام رساں آں بہار رعنا را
کہ داد بوئے تو سرمایۂ جنوں مارا

لچھمی نارائن شفیق نے بھی خانِ دوراں کی خواہش سے مطلع کہا۔

فزود جلوہ او سیل گریۂ مارا
طلوع ماہ کند بیش آب دریا را

زاں بعد خان دوراں نواب ذوالقدر نے بھی فی البدیہ مطلع فرمایا۔

صبا پیام رساں آں جنوں تمنا را
بہار آمد و سر سبز کرد صحرا را

اب ہم مختلف تذکرہ نویسوں نے جو اشعار خان دوراں نواب ذوالقدر کے انتخاب فرمائے ہیں وہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں[1]۔

---

[1] چونکہ خان دوراں نواب ذوالقدر کا کوئی مستقل دیوان حقیر کی نظر سے نہیں گذرا۔ مظفر

نمونہ کلام فارسی

کسیکہ در صدد وصف آں دہن باشد | چوں شخص ہیچیداں درپے سخن باشد
شرک محض است گمان من و تو | من و تو نیست میانِ من و تو
معاشرانہ سوالے بدوستاں داریم | برائے ما و شما ایں ہوا چہ میخواہد
نگاہش دیدہ صہبا آفریدند | قدش دیدند طوبے آفریدند
بعالم ریخت اشکم رنگ طوفاں | زجیب قطرہ دریا آفریدند
میچکد رنگ بہار از خامہ ام | وصف رخسار کہ انشا می کند
حکم آصف ایں غزل را تازہ کرد | کارہا را کار فرما می کند
بآغوش آید آں دلدار افواہے چنیں باشد | خدا گر راست آرد دولتِ جاہے چنیں باشد
چہ منتہاست بردل از صبا گر نکہت زلفش | حیاتِ تازہ می بخشد ہوا ہائے چنیں باشد
مصفا ساختم بہر قدومش حضرت دل را | براہِ شاہِ والا جاہ درگاہے چنیں باشد
سوائے حیدرِ کرار شاہِ مرداں کیست | کہ ذوالفقار باو داد حق نبی دختر
دلم را فرقت آں نامسلماں ساخت سیپارہ | نمود از ہم جدا اجزائے قرآنے کہ من دارم

رباعی

اے صبر بجا چہ کار کردی
کردیم نثارِ ہجر طاقت

گر صاحبِ ذوالفقار کردی
باکے نبود ز تیغ اعدا

رباعی

مولائے جہاں تخت خلافت آراست
نوروز کہ روزِ سعد عشرت افزاست

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست
از مقدمِ گل نماند آثارِ خزاں

حاشا کہ کسے رسد بجائے ایشاں
کونین شد ایجاد برائے ایشاں

درگاہِ علی است خاکپائے ایشاں
اسرارِ نبوت اند اولادِ علی

نمونہ کلام اُردو

قصیدہ

سفر نہیں ہے سقر ہے سفر سے ہے بدتر
پڑی ہے آ کے گلے ناگہاں بلائے سفر

ہے جس کا شمہ کہ گفتہ حساب صد دفتر
زبان خامہ ہے اس کے بیان میں عاجز

غریق لجۂ تخریب ہے گا سب لشکر
اسیر پنجۂ تعذیب صامت و ناطق

نہ غلہ بلکہ سبھی نقد و جنس ہے کمتر
نہیں ہے تختۂ بازار پر اناج کی جنس

مثال من نظر آتی نہیں ہے اب تو ر
گیہوں کی جنس ہے نایاب مثلِ آدمِ خوب

ہے دال ان کی رکاکت پہ باکمال ہنر
مگر ذخیرہ کیا ہوئے ماش خوروں نے

نہیں ہے ہمت اک جو کسی میں بل کمتر
ہوا ہے قحط سے دیکھو دو باجرا عالم

نظر بچا کے نکلتے نہ ہوویں قرب و جوار | فقیر و سائل و محتاج نوکر و چاکر
جوار رحمت حق میں ہوئے ہیں سب غربا | کہیں جوار جوار از رجوع جوع بقر
غنی فقیر سبھی مبتلا برنج برنج | دھیان ہوش نہیں ہے کسی میں سب مضطر
نکل گیا ہے رئیسوں کا بھی پلیتھن اب | تلاش دال اڑاتے ہیں دوڑتے گھر گھر
خراب حال ہوا ہے دواب بیجا سب | زبون خستہ و مجروح لنگ اور لاغر
ہوا ہے تلی و السی کا تیل گھی کے عوض | بجائے روغن بادام ہیگا تیل کرر
نہ دیکھی خواب میں ہرگز کسی نے ترکاری | چنے کا ساگ کبھو اور کرر کبھو گاجر
ہوا ہے قحط سے سب ذی حیات کو ہوکا | بشر کو جوع بقر اور بقر کو جوع شتر[1]
غرض کہ سخت مصیبت میں ہیں وضیع و شریف | غنی فقیر سبھی احتیاج سیں مضطر
تمام روز کمر بستہ سب غنی و دنی | ہے زیر بار دواب غریب شام و سحر
علاوہ گولۂ توپ و تفنگ و زنبورک | صدائے بان سے سب کان ہو گئے ہیں کر
ہوا ہے حیف عجب روز نحس قائم جنگ | نہ فتح ہے نہ ہزیمت چو بازی ششدر
رئیس وقت ہے قائم نفیر دمدمہ وقت | بسان طوطی بے نطق طائر بے پر
ہوئی ہے خلق پہ کیا شاق ترہیبت غیر | ہزار حیف مسیحا صفت ہیں تابع خر
اسی تردد و افکار میں لگی تھی نیند | کہ ناگہ خواب میں دیکھا قریب وقت سحر
کھڑا ہے آ کے سرہانے پہ پیر نورانی | لطیف عنصر و خوش منظر و خجستہ سیر
کہا کمال عنایت سے کیا ہے فکر تجھے | ہے تیرے کام کا حامی امام جن و بشر

[1] قب نظ

شہِ سریرِ کرامت امیرِ کل امیر — ولیٔ حضرتِ مولےٰ وصیٔ پیغمبر
امامِ جن و ملک تاجدارِ ملک و ملک — کہا ہے لحمک لحمی جسے شہِ سرور
فزوں جو حدِ بشر سے ہے منقبت اسکی — ہوا ہے مشرقِ خاطر سے مطلع دیگر

جنابِ اقدسِ حیدر ہے وصف سے برتر
بیانِ وصف سے عاجز لبِ دہانِ بشر

نہیں سُنا ہے مخالف مگر حدیث صحیح — نبی مدینۂ علم و علی ہے اس کا در
کہو کسی نے قدم دوش پر نبیؐ کے رکھا — کہو کسی کا بھی مولد ہوا خدا کا گھر
شریک کون ہے روزِ مباہلہ میں دیکھ — کہا ہے انفسکم حق میں کس کے خیر بشر
کہا ہے کس کو نبیؐ وقتِ جنگ کے کرار — کیا ہے کس نے کہو فتح قلعۂ خیبر
ہے کس کے حق میں نزول حدیث قدسی کا — ہے آفتاب سے نادِ علی منور تر
رفیق کون تھا معراج میں نہ رکھ پروا — سُنا ہے قصۂ شیر و برنج و انگشتر
سوائے اس کے کہو کون شاہِ مرداں ہے — خدا نے سیف دی اور دی رسول نے دختر
خدا رسول کی سوگند کھا کے کہتا ہوں — بجز خدا و رسول اس سے کون ہے برتر
ہوا ہے پھر کے میری مشرقِ طبیعت سے — طلوع مطلعِ شفاف روشن و انور

ہزار شکر بامدادِ ساقیٔ کوثر
جمالِ شاہدِ مقصود پر پڑی ہے نظر

ہوئی ہے طرحِ اقامت پہ شکل خاطر خواہ — ہوئی ہے دفع یکایک سبھی بلائے سفر

باغ دلکشا موسوم بہ ڈیوڑی سالار جنگ

دروازہ جلوخانۂ قدیم واقع اورنگ آباد

کرد ایں نہر را رواں در باغ　　تازہ شد آبِ رنگ بستانی
کند حوض وسیع در بستاں　　کہ تواں گفت کوثرِ ثانی
ایں عمل امتیاز خاصے یافت　　از قبول جنابِ سُبحانی
سال تاریخ او طلب کردم　　گفت دل نہرِ خانِ دَورانی

۱۱۶۹ھ میں ایک نہایت کشادہ حوض جو باغِ دلکشا میں بنوایا تھا اس کی تاریخ خانِ دَوراں نواب ذوالقدر نے خود نظم فرمائی ہے۔

درجہاں ہر چند گشتم کو بکو　　اینچنیں حوضے ندیدم ہیچ سو
فیض عاش ہست جاری صبح و شام　　می برد ہر تشنہ لب مشک و سبو
ساختم سالِ بنا آمد ندا　　می دہد ساقی کوثر آبرو

اولاد وازواج | نواب حنیف الدین خاں کی صاحبزادی سعید النساء بیگم خانِ دَوراں نواب ذوالقدر کے حبالہ عقد میں آئیں (جنھوں نے خانِ دَوراں نواب ذوالقدر کی حیات ہی میں انتقال کیا) معظمہ کے بطن سے صرف ایک صاحبزادی بہجت بیگم (جو نواب اشجع الدولہ کے حبالۂ عقد میں آئیں) تھیں اور دو صاحبزادے امام قلیخاں[1] وصی قلیخاں[2] (یہ خانِ دَوراں کے دُوسرے

---

[1] امام قلیخاں المخاطب بہ مؤتمن الدولہ سالار جنگ خانعالم۔ جاگیر دار برار و اورنگ آباد منصب چہار ہزاری ذات و پالکی جھالردار مع علم و نقارہ سے سرفراز تھے ۱۲۰۳ھ میں انتقال کیا مقبرہ خاندانی میں دفن ہوئے۔ ملاحظہ ہو عکس شبیہ خانعالم

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

محل سے تھے) جو بتوجہ و امداد اشجع الدولہ حیدر یار خاں شیر جنگ (جد امجد نواب مختار الملک سر سالار جنگ اول) جاگیر و منصب و خطاباتِ سے سرفراز ہوئے۔

لہٰذا بسلسلۂ متذکرۂ بالا خاندوراں نواب ذوالقدر نواب مختار الملک سر سالار جنگ اول کے جد مادری ہوتے ہیں۔ (توضیح کے لیے شجر ہائے نسب ملاحظہ ہوں۔

حکیم سید مظفر حسین
چھتہ بازار۔ حیدرآباد دکن

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گذشتہ) مزار پر تاریخ رحلت کا کتابہ نصب ہے۔

خلف مؤتمن الدولہ امیر والا | ہم خطاب پدر خود بزبانِ عالم
کرد رحلت زجہاں ہاتفِ غیبی فرمود | جائے فردوس بود بودنِ خانِ عالم

موصوف کی صرف ایک صاحبزادی مسماۃ کالی بیگم جو نواب میر علیخاں سے منسوب تھیں سنہ ۱۲۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔ مقبرۂ خاندانی میں مدفون ہیں حسب ذیل تاریخ رحلت کتابہ مزار پر کندہ ہے۔

بیگمی کالی لقب عالی گہر قدسی جناب | رفت ازیں دارِ فنا در قربِ رب العالمیں
مصرعہ تاریخش از عرش بریں آمد چنیں | مرقدِ پر نور بیگم جلوۂ روئے زمیں

موصوف کی یادگار سے عاشور خانہ اورنگ آباد میں اب تک موجود ہے۔ ملاحظہ ہو عکس عاشور خانہ خان عالم

وصّی قلیخاں المخاطب درگاہ قلیخانِ زمان شہسوار الملک جلادت جنگ۔ منصب سہ ہزاری ذات و علم و نقارہ سے سرفراز تھے نواب نظام الملک آصفجاہ ثانی نے جلوس کے چھبیسویں سال خدمت داروغگی منازل نزول و بیت المال (خزانہ) بلدہ خجستہ بنیاد سے بعد عزل جمیعت طلب خاں سرفراز کیا۔ ملاحظہ ہو نقل سند شمار

شجرۂ نسب خاندان نواب درگاہ قلیخان

خاندان قلیخان

- درگاہ قلیخان
- نوروز قلیخان
- خاندان قلیخان
- درگاہ قلیخاں سالار جنگ صاحب مرقع دہلی
  - محبت بیگم زوجہ نواب شجاع الدولہ محمد صفدر خاں غیور جنگ
  - امام قلیخاں مؤتمن الدولہ خان عالم
    - کالی بیگم
  - وصی قلیخاں مخاطب درگاہ قلیخاں خان زماں خاں قیصر جنگ
    - لاولد

شجرۂ نسب نواب مختار الملک سالار جنگ مغفور

شیخ شمس الدین محمد حیدر

حیدر یار خاں منیر الدولہ منیر الملک شیر جنگ
المتولد سنہ [illegible] | المتوفی سنہ [illegible]

تقی یار خاں ذوالفقار جنگ

محمد مسعود خاں بہادر غیور جنگ
اشجع الملک شجاع الدولہ خانخاناں
داماد درگاہ قلیخاں مؤتمن الدولہ خاندوراں سالار جنگ
المتولد سنہ [illegible] | المتوفی سنہ [illegible]

محمد تقی خاں اکرام الدولہ
اکرام الملک قوی جنگ
المتولد سنہ [illegible] المتوفی سنہ [illegible]

حسن علیخاں شجیع الملک
شوکت الدولہ منیر جنگ
المتوفی سنہ [illegible]

علی نواز خاں
حیدر یار خاں شجیع جنگ
منیر الدولہ منیر الملک میراالامرا
المتولد سنہ [illegible] | المتوفی سنہ [illegible]

صبیہ منسوب سیف الدولہ
سیف الملک سہراب جنگ
خاندان سیطوخانہ

رضا یار خاں
امیر الامرا امین الدولہ حسام جنگ المتوفی سنہ [illegible]

حسن یار الدولہ
ذوالفقار جنگ

درگاہ قلیخاں نگاہی

جاں نثار علیخاں
میر الدولہ

صفدر علیخاں بہادر اکرام الملک
بہرام علیخاں غیور جنگ

محمد علیخاں بہادر سالار جنگ
شجاع الدولہ
المتولد سنہ [illegible] المتوفی سنہ [illegible]

عالم علیخاں شجیع جنگ
سراج الدولہ سراج الملک
دیوان دکن

محمد اشرف صاحب قوی جنگ شجاع الدولہ شجیع الملک

میر جواد علی منیر جنگ
شجیع الدولہ

میر ولایت علی قوی جنگ

میر محمد علی

میر محمد کاظم

میر تراب علیخاں
سالار جنگ شجاع الدولہ

مختار الملک
محمد علیخاں
جی سی ایس آئی - ڈی سی ایل ذوالفقار جنگ
المتولد سنہ [illegible] | المتوفی سنہ [illegible]

میر لائق علیخاں سالار جنگ منیر الدولہ
المتولد سنہ [illegible] مختار الملک عماد السلطنت المتوفی سنہ [illegible]

میر سعادت علیخاں غیور جنگ شجاع الدولہ
منیر الملک المتولد سنہ [illegible]
المتوفی سنہ [illegible]

عالیجناب نواب میر یوسف علیخاں بہادر
سالار جنگ ادام اللہ فیوضہ

دیوان حیدرآباد دکن

جو دونوں خانوادوں کے چشم و چراغ اور روح صحیح ہیں

نواب خانعالم فرزند نواب درگاہ قلی خاں سالار جنگ

عاشورخانہ عالم خان

نقولِ اسناد

کے تحت پروانہ یا پروانگی کے نقول بھی منسلک ہیں چونکہ سند و پروانگی متحد العمل قریب المعنی اور اعتبار میں بھی مساوی ہیں۔ صرف فرق اسقدر کیا جاسکتا ہے کہ سند ذاتِ خاص سے مختص ہوتی ہے اور پروانگی میں نقلِ سند کے مطابق عمال کے نام اس کی اجرائی کے احکام بادشاہ یا وزیر یا ہر دو کی جانب سے صادر ہوتے ہیں۔

فہرست مضامین میں نقلِ سند نظام آباد یعنے پروانگی قائم مقام سند حسب معنی مذکورہ بالا ہی تصور کی جائے۔

نقلِ سند دھاویرہ (جو سنہ [illegible] میں عطا ہوئی ہے) کے بعد تعلقہ دھاویرہ ہی کے متعلق ایک اور پروانگی دو مہری (یہ ہمیں بعد طباعتِ کتاب کے دستیاب ہوئی ہے) جو سنہ [illegible] میں عطا ہوئی جس کی بنا پر کہا جاسکتا کہ سند مذکور میں حسب پروانگی مذکورہ خاندان نواب والقدر کی جاگیر میں مزید اضافہ کیا گیا۔

مظفر

پروانگی بمہر نواب رکن الدولہ مرحوم موضع نظام آباد کہ بہ وثائے نواب ذوالقدر بطریق انعام التمغا عطا شدہ

نقل پروانگی بمہر رکن الدولہ[1] بہادر مرحوم ہفدہم رمضان المبارک ۱۱۸۸ ہجری آنکہ

امر عالی صادر شد کہ موضع نظام آباد وغیرہ دیہات پرگنہ جویلی جتال واڑی سرکار مذکور

صوبہ برار بالاگھاٹ جمع کامل چہار ہزار و ہشتصد و شصت و چہار روپیہ و ہشت و نیم آنہ از

قدیم بطریق انعام التمغا[2] بنام متعلقان خان دوران بہادر مرحوم بلا قید قسمت مقرر است در ینولا

بنام خیر النساء بیگم صبیہ مرحوم مذکور معہ فرزندان بجہتہ خبرگیری متعلقان بلا قید قسمت مقررہ شدہ دیوان

دکن دو دل بموافق ضابطہ نوشتہ از نظر گزارند ۔

ملاحظہ کامل

---

[2] التمغا ۔ وہ سند جو رنگ سرخ مہر شاہی سے مزین ہو ۔ اسناد التمغا جس میں نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن کی صراحت ہو اس میں کسی قسم کا گورنمنٹ کو حق تصرف نہیں اگر یہ قید نہ ہو تو گورنمنٹ تغیر و تبدل کو جائز سمجھتی ہے ۔
دولت علیہ آصفیہ کی ذرہ نوازی نے سند ثانی الذکر کی وقعت بھی قانوناً وہی برقرار رکھی ہے جو سلاطین ماضیہ نے سند اول الذکر کی کی تھی ۱۲ م

[1] سید محمد یار خان المخاطب میر موسےٰ خان احتشام جنگ رکن الدولہ ۔ ابن میر موسےٰ خان بہادر سادات موسوی اصلاً کو مشہدی آپ کے اجداد کلید بردار روضہ حضرت امام موسےٰ رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے ۔ میر موسےٰ خان کے والد سید محمد خان کسی امر میں بھائی سے اختلاف اور املاک و خدمت سے دست بردار ہو کر براہ بخارا وارد دہلی ہوئے عہد عالمگیری

سند کوتوالی

احمد شاه بهادر فدوی میر حسن خان ۱۱۶۱

باسم رفعت و عوالی پناه درگاه قلیخان آنکه خدمت کوتوالی بلده فرخنده بنیاد و فوجداری افواج بلده مذکوره از تغیر حفاظت خان بموجب سند دستخطی که شرح آن معروض بقلم آمد بعده آن رفعت پناه مقرر گشت باید که از چوکی شب گشت بواقعی خبردار باشند و تقید نماید که اثری از منہیات و مسکرات و بدعات و دزدان و اچکه گره بر نماند و زنان قحاله و مکاره و مستورات شرفا را باغوا و اذرا از جا نتوانند برد و در تنبیه و تادیب مفسدان و سرتابان و هدم قلاع از دلی حفظ و حراست ریه وستان و الگزاران و منع آهنگران از ساختن بندوق بواقعی کوشند و جمع راهداریات محال فوجداری بواسطه بندوبست محال فوجداری بندوبست و ضبط در ربط تعین کند تاکید نماید که چیزی بعینه از آب مسکرات و اخذ منہیات و مسکرات مذکوره محافظت شاه راه بنوعی نماید که مسافرین و متردّدین بجمعیت خاطر و طمانیت باطن آمد و رفت می نموده باشند و در هیچ جا دزدی و رهزنی بوقوع نیاید و اگر مال کسی بدزدی یا بغارت رود مال را با دزدان و رهزنان پیدا ساخته مال بمالک آن و جماعه بدمال را بسزا برسانند و در صورت پیدا نساختن از عهده جواب مال برآید ۔

[illegible]

بقیہ نوٹ صفحہ (۱) میں باریاب ہوئے دیگر اعزاز و عطایا کے علاوہ سنہ [illegible] عالمگیری میں پانصدی منصب و خطاب ترکی خاں سے سرفرازی پائی۔ نو آغازی بالدیخاں اول قدیم مراسم کی بنا پر ہر طرح کفیل ہے ۔ مدت العمر سفر حضر میں ساتھ چھوڑا منفرتھا حضرت آصفجاہ اول کے ساتھ میر موسیٰ خاں دکن آئے ابتدا میں وقائع نگاری دیورکنده داروغگی ہرکارہ سے سرفراز ہوئے بعدہ

کیفیت اینست

کہ خدمت کوتوالی بلدہ خجستہ بنیاد و فوجداری بلدہ مذکور از تغیر سید نجم الدین خاں بہ شروط یکصد سوار بہ تحفظ نواب مغفرت مآب بہ میر عبداللہ خاں مقرر شدہ ثانی الحال از تغیر خان مسطور بہ میر مہدی مقرر گشتہ سوال خدمت بنام مومی الیہ بہ تحفظ نواب مغفرت مآب ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۲ھ از تغیر مشار الیہ ۔ امان اللہ بیگ کہ بخطاب حفاظت خاں سرفرازی یافتہ مقرر گشتہ من بعد ۱۱ رجادی ۲ سنہ ۱۱۶۳ھ سوال خدمات مسطور بہ شروط یکصد سوار بنام خان مذکور بہ تحفظ نواب مستطاب معلی القاب خورشید اشتہار نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ رسیدہ سند خدمت تحریر ۲۲ شوال سنہ ۱۱۶۳ھ حاصل ساختہ رنجولا در باب دادن خدمات مذکور بنام درگاہ قلیخاں بہ پروانگی بہر شاہ نواز خاں شرح صدر رسیدہ ۔

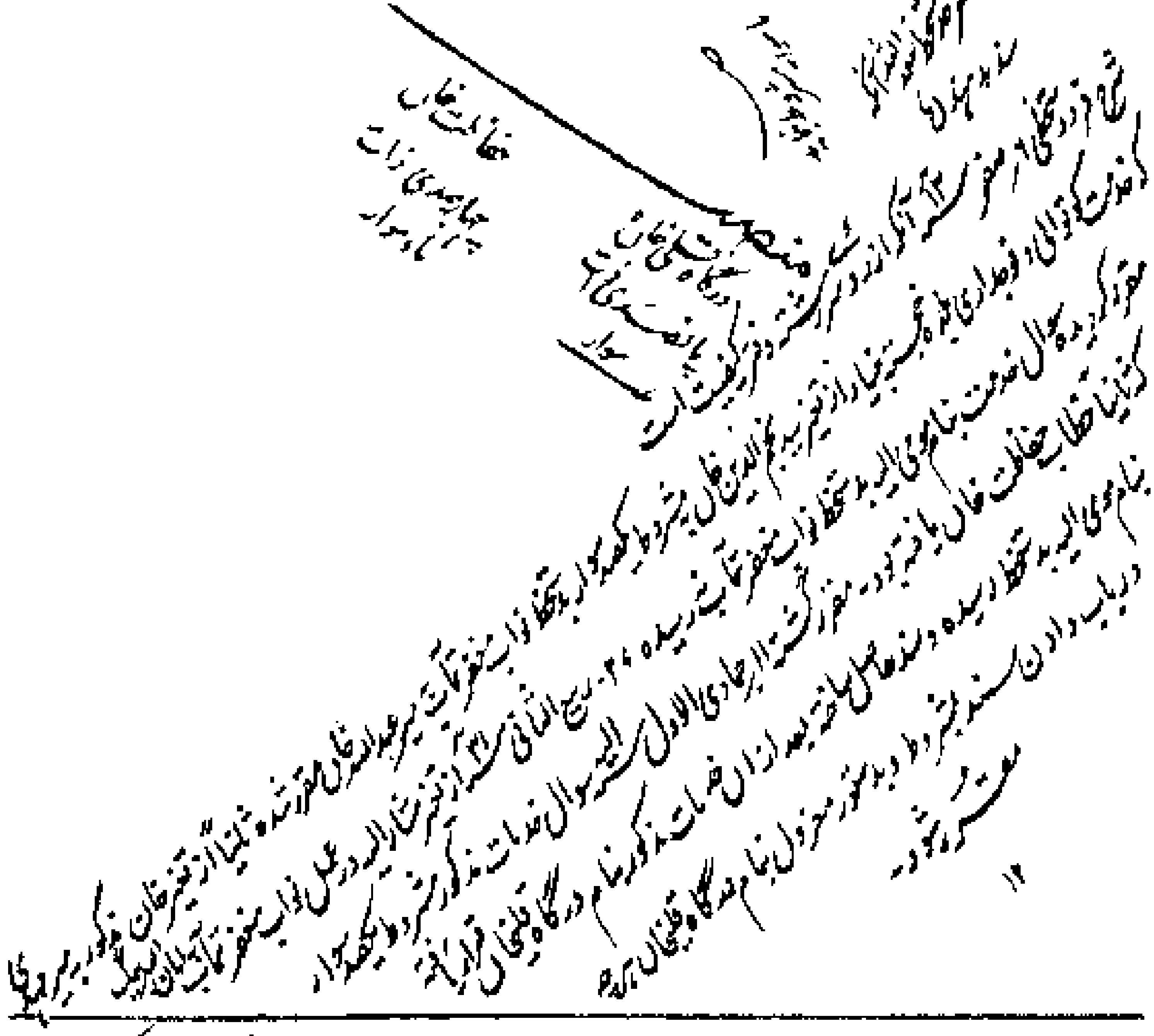

بقیہ نوٹ صفحہ (۲) نواب ہدایت محی الدین خاں کے ہمراہ او ہوتی کے کاروبار میں شریک و مشیر کار مقرر رہے رکن الدولہ و شرف الدولہ ہر دو بھائی ابتدائے سن سے شاہزادگان کے ہمدرس ہونے کے شرف سے ممتاز تھے حضرت مغفرت مآب آصفجاہ اول کی رحلت اور نواب ناصر جنگ شہید و نواب ہدایت محی الدین خاں کے بعد بعد نواب صلابت جنگ جب صوبہ چھپود برار

شرح فقرهٔ سؤال دستخطی که ۲۲ جمادی الثانی ۱۲۴۳ بدستخط رسیده آنکه
سوال دفتر متضمن بدین که درباب اجرائی اسناد خدمات

دستخطی نواب غفران مآب نظام الدوله مظفر جنگ تمهید وپروانجات وامورهٔ تنخواه جاگیر سابق عمل عضد الدوله اجرم
که مردوم درخواست مینماید برچه دستخط مزین شود عمل آمد دویم ربیع الثانی ۱۲۴۳ دستخط نواب مستطاب جلیل القاب خجسته انتساب
سید محمد خان بهادر صلابت جنگ شده اسنادِ قلعه داران بعد رسیدن فرد مهر راجه رگهناته داس دیرپروانجات تنخواه
جاگیر و وانمودها بوجه صدارت بعد رسیدن فرد مهر صاحب سال برطبق دستخط سابق سند جاری نمایند بر وفق
آن سند درگاه قلی خان جاری نموده شد ۱۲

والا نسخ جدید
... ...
درباب آوردن تعهد و ضمانت ... ۱۵ مرقوم
... خان بهادر دو ماه ...
نوزدهم رجب المرجب ۱۲۴۳

[illegible]

بتاریخ ۸ شعبان المعظم ۱۲۴۳
داخل سیاهه حضور نموده شد

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۳) کلیتہً حضرت غفران مآب کے متعلق ہوا تو موصوف جملہ فوج نظامی کی سرداری پر سربلند و در امورات ملکت
میں مشیر و شریک رہے۔ یہاں تک کہ ۱۲۱۰ھ مشہور جنگ راکش بھون میں وشَل سند ریتاب کے مارے جانے کے بعد
منصب ہفت ہزاری شش ہزار سوار و عطائی ماہی مراتب و خطاب رکن الدولہ احتشام جنگ سے سربلند اور خدمت جلیلہ دارالمہامی

نقل سند پرگنہ دھاویرہ

بہ دیسمکھان و دیسپانڈیان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ دھاویرہ سرکار کانبالباری صوبہ برار بدانند

مبلغ شش لک ہفتاد و سہ ہزار درم از پرگنہ مذکور از محال سرکار
حسب الضمن بطریق عہدہ بجاگیر درگاہ قلی خان بہادر کوتوال
خجستہ بنیاد و فوج دار نواح بلدۂ مزبور تنخواہ شد ۔ باید کہ
محال مسطورہ را بتصرف گماشتہ خان مشار الیہ واگزارند ۔ و

بعد از ایں کہ سند تنخواہی موافق ضابطہ برسد ۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۴) پر سرفراز ہوئے ۔ موصوف نے اپنی مدت دارالمہامی (۲۲ سال) میں اپنے اعلیٰ تدبر و شجاعت سے ہمیشہ دشمنان دولت کو مقہور و پامال رکھا ۔ ۱۱۸۹ھ میں درباری سازش کی وجہ سے فیضو نامی گاردی کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا ۱۲ منظفر ماہ نامہ تلی سکھ دول ۔ بسعی بجٹ ۱۲